خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 144

Track 1

Time 43:51

کائنات کی تخلیق کے اغرا ض و مقاصد

اعوذباللہ...

بسم اللہ ...

تلاوت ...الم ذلک اکتاب ...ھدی للمتقین...ما کان محمد...خاتم النبیین ...وقل نا
اللہ بکل شئی...انا اللہ وملا ئکتہ یصلون النبی ... اللھم صلی...صداق اللہ ...
والحمد اللہ رب العالمین

عزیز طلبات و طلباء منتظم اور اساتذہ السلام و علیکم ہم سب جا نتے ہیںکہ
کسی بھی قبیلے کے لئے، کسی بھی قوم کے لئے ، کسی بھی ملک کے لئے ، کسی
بھی ادارئے کے لئے اور کسی بھی تنظیم کے لئے، کچھ آداب مقرر ہو تے ہیں اور
آداب کے ساتھ ساتھ اس کے تنظیم یا ادارے کے یا معا شرے کے اغراض و مقاصد
بھی ہو تے ہیں ۔ اغراض و مقاصدکو پو را کر نے کے لئے قواعد وضوابط بنائے جا
تے ہیں اس کے بغیر کوئی ادارے کو ئی کو ئی تنظیم مراحل طے نہیں کر سکتی
اللہ تعالیٰ نے جب یہ کا ئنات بنا ئی تو اس کا ئنات کے لئے بھی اغراض و مقاصد
متعین ہو ئے اور ان اغراض ومقاصد کو پو را کر نے کے لئے قواعد و ضوابط بھی بنا
ئے گئے۔ اغرا ض و مقاصد او ر قواعد و ضوابط کو جار ی کر نے کے لئے اور کسی
ادارے کی تفہیم اور تنظیم کا تسلسل جا ری رکھنے کے لئے لوگوں کی ضرورت
پیش آتی ہے۔ جیسے ایک مشین چلا نے کے لئے ٹولز کی ضرورت ہو تی تو یہ جب
اللہ تعالیٰ نے کا ئنات بنا ئی تو کا ئنات کے بنا نے میں اللہ تعالیٰ نے جو انتظام اور
انتقام کیا اس میں یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو بنا نے کا ارادہ کر
لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق کے لئے کن کہا تو اس کن کے مظاہرے
میں روحیں تشکیل پا ئیں اور پھر ان روحوں نے جو روپ تبدیل کئے نئی نئی روپ
اور نئی نئی شکلیں میں وہ روحیں آئیں اس میں فرشتے بنا ئے گئے اس میں
انسان بنا ئے گئے ، اس میں جنات بنا ئے گئے اور اس کے علاوہ بے شمار مخلوقات
اللہ تعالیٰ نے بنا ئی اور اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہ پسند فرمایا اور روح اصل
ہو اور روح کا مظاہرہ نکل ہو ،یعنی کو ئی روح اپنی اصلیت میں ظاہر نہیں ہو
بلکہ پر دے میں ظاہر ہو ہیے روح کا روپ اس طرح قائم ہو اجب انسان پیدا
ہواتو اس کا ایک جسم بنا پھر اس جسم کا چلا نے والی روح پر دے میں رہی ،جب

جنات کا جسم بنا تو روح پر دہ میں رہی ،فرشتے جب بنے تو ان کے ساتھ بھی
یہی صور ت ہے انتہاء یہ ہے چھوٹی سی چھوٹی چیز میں بھی روح کا واقع
ہوگئی مثلاًوائرس اس کا بھی ایک جسم ہے اس کی بھی ایک روح ہے جو نظر آ
نے والی چیز ہے چھوٹی سی چھوٹی چیز چیونٹی اس کا بھی ایک جسم ہے لیکن
وہ جسم جو ہے وہ کو ئی ذاتی اختیار نہیں ہے چیونٹی ہو، ہا تھی ہو، اونٹ
ہو ،چڑیا ہو ،پر ندے ہو ،درخت ہو ،حشرات الارض ہوں ،بیکڑیا ہو کچھ بھی ہو
روح جو ہے وہ پر دہ میں رہے گی اور جسم اس کا مظاہرہ کر ے گا، جب تک
روح اس جسم کو سنبھا لے رہے گی، اس وقت تک جسم حرکت کر ے گا وہ چا
ہئے چیونٹی ہوں، چا ہئے پروانے ہو،چا ہئے مکھی ہو ،چا ہئے مچھر ہو ،کچھ بھی
ہو تو یہ نظام اللہ تعالیٰ نے بنایا کہ روح پر دہ میں ہو جسم ظاہر ہو گا تو کا
ئنات کے جو اغراض و مقاصد اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں وہ تو یہ ہے کہ کائنات
اس لئے ہم نے بنائی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں مجھے لو گ پہچا نے مجھے لو گ جا نے
اب اس اغراض و مقاصدجو بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اس کو پو را کر نے کے لئے اب
قواعد و ضوابط بنے قواعد و ضوابط یہ بنے کہ چند نو ع کو چند مخلوقات کو اللہ
تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا کی کہوہ اللہ کو پہچان سکیں اس میں سب سے بڑی
جو مخلوق ہے وہ انسان ہے انسان کو بھی اللہ کا عرفان حاصل ہو تا
ہے ،فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو تا ہے ۔لیکن جو انسان کو
ودیت کر دی وہ کسی دوسری مخلوق کو نہیں ہے اب قواعد وضوابط میں یہ
بات آئی کہ ایسا طریقہ کار متعین کیا جا ئے جس طریقے پر عمل پر ا ہو کر
خالق ِکا ئنات کے مقصد کو پو را کیا جا ئے یعنی اللہ کا عرفان حاصل کیا جا ئے اب
اس چیز کو پھیلا نے کے لئے اور اس چیز سے متعارف کر انے لے لئے اللہ تعالیٰ نے
ایک پیغمبروں کا سلسلہ شرو ع کیا آدم علیہ السلام سے یہ سلسلہ شروع ہو ا ۔
حضرت نو ع السلام آئے ،حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے، حضرت اسما ئیل
آئے ،حضرت اسحاق آئے ،حضرت یقوب آئے ،حضرت دائود آئے، حضرت سلیمان
آئے ،حضرت مو سیٰ علیہ السلام آئے ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور
اس کی تکمیل کے لئے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام تشریف لا ئے، آدم سے
لیکر اور حضور پاک ﷺ تک مسلسل یہ سلسلہ چلتا رہا غیب ہو تا رہا، کبھی پا نچ
سوسال کا ہو،ا کبھی سال پندرہ سو سال کا ہوا ،کبھی ہزار سا ل کابھی ہوا
لیکن وہ سلسلہ جا ری وساری رہا ان تمام پیغمبروں نے جن کی روایتاً تعداد ایک
لا کھ چا بیس ہزار بتا ئی جا تی ہے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو عام کر نے کے لئے ایک
ہی طریقہ عام کیا وہ یہ ہے اللہ ایک ہے وحدہ لا شریک ہے اللہ کے علاوہ کسی
کی پرستش نہیں کی جا سکتی عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے اور وہ
ایک ہے یعنی مقصد یہ ہوا یہ کا ئنات جو بنی اور اس کائنات میں یہ جتنی دنیا
ئیں بنی اور ا س کا ایک مقصد یہ ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جا ئے
ایک اللہ وحدہ لا شریک کی پر ستش کی جا ئے اورایک اللہ وحدہ لا شریک کی
معبود بر حق ہے وہی عبادت کے لا ئق ہے اب اس مقصد تک کیسے پہنچا جا ئے

اس مقصد کے لئے کا ئنات پر آپ غور کر یںگے تویہ بات بڑی آسانی سے سمجھ
میں آئے گی کہ انسان میں اور حیوان میں کو ئی فرق نظر نہیں آتا شکل و
صورت کا فرق تو ہے ۔لیکن شکل و صورت کا فرق تو انسانوں میں بھی ہے
چینوںکی الگ ہو تی ہے ،جا پانیوں کی الگ ہو تی ہے ، گوروں کی الگ ہو تی ہے
، ،افریکن کی الگ ہو تی ہے ،اب دیکھئے پاکستان میں کتنے علاقے ہے الگ الگ
صورتیں ہیں ان کی جب حواس کا تعلق ہو تا ہے تو حواس بھی یکسا ں ہیں
جس طرح ساری دنیا چھ ارب کے تقاضے یکسا ں ہیں بھوک ،پیاس ،نیند ،بیداری،
محبت ،غصہ، نفرت خدمت ،خود غرضی ساری انسان میں ملے گی اب یہی چیز
آپ کو دوسرے حیوا نات میں بھی ملے گی مثلاً ایک بکرا لے لیں آپ اس بکر ے کو
بھو ک کے حواس بھی ہیں ،پیاس کے حواس بھی ہے ،وہ سو تابھی ہے جا گتا بھی
ہے ،اس کی نسل بھی چلتی ہے ،اس کو غصہ بھی آتا ہے وہ آپس میں لڑتے بھی
ہیں ،وہ آپس میں پیار بھی کر تے ہیں، ماں کی ممتا ان کے اندر بھی ہے باپ
کہی شفقت ان کے اندر بھی ہے ۔تو کچھ اگر ہم تجزیہ کر یں تو تمام مخلوقات
کا اور انسان کا تو ہمیں کو ئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کی بنیاد پر ہم
یہ کہے کہ ہمیں اس اس وجہ سے دوسری مخلوق سے بر تری حاصل ہے ۔اگر اب
دیکھئے جیسے انسان گھر بنا تا ہے پر ندے بی گھر بنا تے ہیں جیسے ان کی صورت
ویسے ہی گھر گر می سردی انسان کو لگتی ہے گر می سردی ان کو بھی لگتی
ہے ،عقل عقل انسان کے اندربھی ہے عقل چڑیا کے ا ندر بھی ہے کو ئل کے اندر
بھی ہے، کو ئے کے اندر بھی ہے ، بیل کے اندر بھی ہے ،بھنس کے اندر بھی ہے اب
جتنی انہیں عقل کی ضرورت ہے ان کے پاس موجود ہے اب انسان یہ کہے کہ
میں بہت زیادہ ان سے عقل مند ہوں پر ندوں سے بہت ساری چیزوں سے انسان
کتے سے بہت کم ہے کتے کی حس بہت زیادہ ہے اتنی ہے کہ انسان کی کو ئی
قیمت نہیں کتے کی دس بارہ لاکھ روپے قیمت ہے جو سو نگھنے والے کتے ہو تے
ہیں انسان اتنا بے بس اور مجبور ہے کہ اپنے جو ملزم اور مجرم ہیں کتے سے
پکڑتے ہیں انسان نہیں پکڑ سکتا وہ سونگھ کر بتا دیتا ہے ۔پر ندوں کے آپ
گونسلے دیکھئے وہ بیا جو ہے اس کا گو نسلہ لٹکا ہوا ہو تا ہے تو ا س میں جناب
جھولے بھی ہیں بچوم کے لئے وہ اس کے گھر میں اندھیرے ہو تا ہے وہ کیا کر تا
ہے چا رپانچ جگنو لا کر اپنے اس میں گو نسلے میں چھوڑ دیتا ہیت بجلی جل رہی
ہے انسا ن سال سو سال پہلے بجلی واقف ہواوہ تو سدا ہی بجلی سے واقف ہے
۔تو عقل کی کسوٹی پر اگر ہم اپنے آپ کو اور حیوانات کو اور دوسری مخلوقات
کو پر کھے تو کو ئی امتیاز نظر نہیں آتا اب کیا امتیازہے جو احیوان او ر انسان کے
درمیان ہے وہ ایک بات آپ کا نظر آئے گی اچھا آپ کہتے ہیں علم سیکھناتو
صاحب انسان علم بہت زیادہ سیکھ لیتا ہے ہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ سارے
انسان وہ زیادہ علم سیکھ لیں بہت کم لوگ ہو تے ہیجو جنس ہو تے ہیں بہت
ہی کم ہو تے جو زیادہ تر عالم فاضل ہو تے ہیں ورنہ تو تھوڑا ہی علم جا نتے
ہیں ،تھوڑا بہت علم تو وہ بھی جانتا ہے آپ دیکھئے بکر ی اس بات کا علم رکھتی

ہے کہ میں نے گوشت نہیں کھا ناتو گو شت نہیں کھا تی مر جا ئے گی بھوکی
لیکن گوشت نہیں کھا ئے گی ،شیر اس بات کا علم رکھتا ہے کہ ا سے پتہ نہیں
کھا نے وہ نہیں کھا ئے گا عقل اس کا مطلب ہے اس کے اندر عقل بھی ہے اب
انسان میں اور حیوان میں کو ئی امتیازی خط کھنچنے والی ایجنسی ہے وہ کیا ہے
کہ انسان کے اندر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا حضور اعلیہم الصلوٰ
والسلام ایک ہر پیغمبر نے جو سنسن چوالب کی ہے وہ اچھا ئی اور برائی کا
تصور ہے اچھا ئی ہے یہ برائی ہے لباس پہننا اچھا ئی ہے لباس نہ پہننا برائی
ہے ،محنتۓ مزدوری کر کے روٹی کھانا اچھا ئی ہے ، کسی کے حق پر ڈاکا مارنا
چوری کرنا حق تلا فی کر نا برائی ہے ،تو اب جو نسان کی فضلیت جو ہیپو ری نو
ع پر اس کے اندریہ یہ ہے کہ اچھا ئی اور برائی کا تصور انسان کی فضلیتۓ کیا
ہو ئی کہوہ اچھا ئی اختیار کر تا ہے برائیوں سے بچتا ہے اچھا ئیوں کا پر چار کر
تا ہے او ر لوگوں کو برائیوںسے روکتا ہے ہیہ آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام تک یہی تعلیمات ہیں جن کا ایک تسلسل ہے
لاکھوں سال ہو گئے اربوں سال ہو گئے اس کا کو ئی وقت کا تعین نہیں جا سکتا
اس مشن کو چلا نے کے لئے جب تک پیغمبر آتے رہے پیغمبروں نے اس سلسلے کو
قائم رکھااور پیغمبرو ں کے دوستوں نے بھی اس سلسلے کو قائم رکھا جب دین کی
تکمیل ہو گئی شعور اس بات سے آگا ہ ہو گیاانسان اور حیوان میں انسان اور
دوسری مخلوق میں اگر کوئی امتیازہے وہ یہ ہے کہ انسان اچھا ئی ا ور برا ئی
سے واقف ہے اچھا ئی کو اختیار کر تا ہے برا ئی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے
یہی ارتقاء ہے ہر آدمی برا ہے ،ہر آدمی اچھا ہے لیکن دنیا میں ہر آدمی برا ئی
کو چھپاتا ہے اچھا ئی کو ظاہر کر تا ہے جتنا وہ برا ئی کو چھپاتا ہے وتنا ہی وہ
اچھا ئی کو ظاہر کر تا ہے جتنا وہ اچھا ئی کو ظاہر کر تا ہے وتنا ارتقاء ہو تا ہے
ہیہی ایجا دات کیا ہے ایجادات بھی آدمی کے اندر ایک صلاحیت ہے جو ظاہر ہو
رہی ہو نے کسی آدمی نے پینسل بنا لی ،کسی آدمی نے مشین بنا لی، کسی آدمی
نے ریل بنا لی ،کسی آدمی نے جہاز بنا لیا،کسی آدمی نے ایٹم بم بنادیا تو یہ جو
ایک اختیارات ہیں ایجادات ہیں یہ بھی انسان کے اندر ایک اچھا پہلو لئے ہو ئے ہے
ہیہ سلسلہ آج سے نہیں آدم علیہ السلام کے زمانے سے چلتا رہا آدم علیہ السلام
سے لیکر سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃو السلام سے مسلسل ارتقاء ہو تا رہا ہآدم
علیہ السلام گھر میں نہیں رہتے تھے زمینوں میں گار بنا کر رہتے تھے پھر اس کے
بعد اور ارتقاء ہوا درختوں پر رہنے لگے پھر اور ارتقاء ہوا یہاں کاشت ہو نے لگی
پھر اور ارتقاء ہو اآگ کا استعمال آگیا وغیرہ وغیرہ اس کی تاریخ بنی پڑی ہے
جب دین کی تکمیل ہو گئی دین کی تکمیل سے مراد یہ ہے کہ شعور اتنا با لغ ہو
گیا کہ پوری نو ع انسانی اس با ت کو سمجھ گئی کہ انسان اور حیوان میں
بنیادی فرق صرف تیہ ہے کہ انسا ن اچھا ئی اور برائی سے واقف ہے اچھا ئی کو
اختیار کر تا ہے اوربرا ئی سے بچتا ہے اور اچھا ئی کو پھیلا تا ہے اور برا ئی کو
روکنے کی کوشش کر تا ہے ہجب اس کی تکمیل ہو گئی تو حضور ﷺ آخری نبی

تشریف لا ئے اور اللہ تعالیٰ نے فر ما دیا الیوم اکملت لکم ...کہ آج کے دین کی
تکمیل ہو گئی ۔انبیا ء علیہم الصلوٰ ة والسلام کے زمانے میں بھی انبیا ء علیہم
الصلوٰ ة والسلامکے بعد بھی انبیا ء کی تعلیمات کا تسلسل ان کے شا گردوں نے جا
ری رکھا ۔رسول اللہﷺ کے بعد بھی ان کے امت یوں نے امت میں سے جو افضل لو
گ متقی لوگ ہیں صاحب مشا ہدے لو گ تھے ان لوگوں نے اس سلسلے کو جا ری
وساری رکھا او رآج جو ہم یہاںاکٹھے بیٹھیں ہییں ان کا تسلسل ہے اور رسول
اللہﷺ کے امت یوں میں جو حضرات حضور پاکﷺ کے منظور نظر ہے جن حضرات
پر حضور پاکﷺ کی خصوصی شفقت اور نظر ہے ،جن حضرات نے رسول اللہﷺ کے
علوم کوحاصل کیا ہے انہو ںنے بھی وہی مشن جا ری کر دیا اپنے آقا مولا محمد
رسول اللہﷺ کی تکمیل کے لئے تو یہ جتنے بھی سلاسل ہیں جس طرح تنظیموں
کے اغراض ومقاصد ہو تے ہیں قواعد و ضوابط ہو تے ہیں اسی طرح سلاسل کے
بھی ا غراض ومقاصد ہیںاورسلاسل کے بھی قواعد و ضوابط ہیں اور اس کا جو
بنیادی فلسفہ ہے وہ یہی ہے اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کی تعلیمات کے مطا
بق ہمیںاچھا بن کر رہنا اچھا ئی کو پھیلا نا اور برا ئی سے خود کو بھی روکنا ہے
اور برا ئی کے لئے ہمیں دیوار بن کر بھی کھڑا ہو نا ہے ہے کیوں اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اللہ رسول کی بتا ئی ہو ئی بات
پر عمل کر یں گے وہی صاحب مراد ہو نگے ان کو ہی اللہ کا عرفان حاصل ہو
گا اب مثلاً اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں کہ عبادت کے لائق اللہ کی ذات ہے ایک لا کھ
چو بیس ہزار پیغمبر بھی فرما تے ہیں اللہ کے علاوہ کو ئی عبادت کے پرستش کے
لا ئق نہیں بھئی ان لوگوں کی کیا پہچان ہے جوواحد ہیں جو شرک نہیں کر تے
پہلی پہچان تو یہ ہے کہ وہ اللہ کو ہی معبود جا نتے ہیں بت پر ستی نہیں کر
تے ،دو لت پر ستی نہیں کر تے ،اختیدار پر ستی نہیں کر تے ،اللہ ہی کو جا نتے
ہیں اللہ ہی سب کچھ ہے ،اللہ ہی خالق ہے اللہ ہی ما لک ہے اللہ ہی راضک
ہے اللہ ہی محافظ ہے اللہ ہی عزت دینے والا ہے اللہ ہی چا ہے تو عزت بھی
واپس لے لیں یہ جو روحانی فطری نشست کا مقصد ہے وہ یہی ہے مکہ ہم اس
بات سے آگاہ ہو جائے اور ہم سب مل جل کر اس بات کی پرکٹس کر یں کہ تمام
سلاسل اور سلسلے عظیمیہ کا مقصد یہ ہے کہ اچھائیوں سے اپنانے،برائیوںسے
روکے اچھا ئیوں کوپھیلا ئیاور برائیوں کو روکے یہی تمام تعلیمات کا، تر بیت
کا ،دیکیشن کا ،کتابیں پڑھنے کا سوال جواب کا یہی مقصد ہے ۔اسی مقصد کے
لئے آپ سب لوگوں کو اکھٹا کیا جا تا ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو نا چا ہئے کہ
ہمارے یہاں آنے کا مقصد دنیا میں محض روٹی کھا نا ،کپڑے پہنا ،بچے پیدا کر
نا ،بچے پالنا نہیں ہے اگر یہی مقصد ہو تا تو کتے کو بھی اشرف المخلوقات ہو نا
چا ہئے تھا کتا بھی سب کو یہی کر رہا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو
اچھا ئی اور برائی کا تصور منتقل کیا ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبروں کے ذریعے
اور نا معلوم کتنے کروڑوں انبیاء کے ورثین کے ذریعے ایک تسلسل ہے یہ کہ بندے
لکی پیدا ئش کا مقصد کھانا، پینا ،بچے پیدا کر نا ، بچے پالنا یہ ایک مصروفیات ہیں

دنیا کی دلچسبیاں ہیں اب دنیا میں اگردلچسبی نہ ہو تو یہاںکوئی زندہ ہی نہیں
رہے گا ۔اگر کھا نے پینے کی مصروفیت نہ ہوتو یہاں کیا کر ے گے تو یہ
مصروفیات اس لئے ہیں کہ تاکہ ہمارا شعوری ارتقاء جا ری رہے ہم بڑھتے رہے
گھٹے نہیں اب مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جاننا ہے اللہ تعالیٰ کو پہچانا ہے ۔
وماخلقنا جنا انسان ...اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں ہم نے جنات کواور انسان
کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ جنات او ر انسان ہماری عبادت کر یں یعنی عبادت کا
مفہوم یہ ہے کہ ہمیں پہچانے یعنی آپ اللہ تعالیٰ کو اس طرح جا نتے ہو جس
طرح آپ اپنے آپ کا جا نتے ہو یہی مقصد ہے آپ کی تعلیم کا اور یہی مقصد
ہے آپ کی تربیت کااور جو کچھ آپ اس میں پڑھیں گے اس کا رب ربا ب یہی ہے
کہ اپنی اصلاح کر یںپہلے اور آپ سے جو قریب ترین ہیں ان کی اصلاح کر یں مثلاً
ماں باپ ہیں اپنے بچوں کی اصلاح کر یں ،اپنے عزیزوں اقاراب تک پیغام
پہنچائیں ،اپنے دوستوں تک پیغام پہنچائیں ، اپنی قوم میں پیغام پہنچائیں ،گھروں
میں جا ئیں ،محلوں میں جا ئیں ،مساجد میں جا ئیں ،مندروں میں جا ئیں ،گر جا
ئوں میں جا ئیں ،جہاں موق عے ملے اچھی بات کہنے کا وہاں جا ئیں پیغام پہنچا
ئیں اور آپ ایک بات یاد رکھنے کی ہے حضور پاکﷺ کا ارشاد ہے کہ جس بندے کی
اپنی اصلاح نہیں ہو گئی وہ بندہدوسرے کی ا صلاح نہیں کر سکتا ایک مسلمان
قوم میں ایک بیماری یہ بھی پیدا ہو گئی ہے میرے خیال ہے آپ سب اس سے
متافق ہو نگے ہر آدمی دوسرے کی اصلاح کی کوشش میں ہے کو ئی آدمی اس
بات کی کو شش نہیں کر تا کہ میری اپنی بھی اصلاح ہو ہم بچوں سے کہتے ہیں
جھوٹ نہ بولیں خود جھوٹ بو لتے ہیں ،بچے جب غصہ کر تے ہیں ہم کہتے ہیں
غصہ نہ کریں خود غصہ کر تے ہیں ،ہم کہتے ہیںبھئی ذات برادری کچھ نہیں ہے
اللہ کی مخلوق ہے سب کو برابر سمجھو ،سب کی عزت کرو ،ہمارے اندر خود یہ
برا ئی ہے کہ ہم کسی کو اچھا ہی نہیں سمجھتے اپنے علاوہ اس کا نتیجہ کیا
نکلا س کا نتیجہ یہ نکلا کہ جیسے جیسے ہم بڑے ہو ئے ہم نے اپنے چھوٹوں کی
نصیحت کی چھوٹوں نے دیکھا کہ یہ منافق لوگ ہیں تو خود جھو ٹ بو لتے ہیں
ہم سے کہتے ہیں جھوٹ نہ بو لو خو د کہتے ہیں خبر دار جو غصہ کیا اماں ابا ہر
وقت ہی غصہ کر تے رہتے ہیں ۔تو طبیعت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ انسان
پہلے خود اپنی اصلاح کر ے اگر اس کی اپنی اصلاح نہیں ہے تو رسول اللہﷺ کے
ارشاد کے مطا بق ،تعلیمات کے مطابق ، مشن کے مطا بق اس بندے کوہر گز ہر
گز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے کی اصلا ح ہو ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا
حامی اور ناصر ہو اب آپ کتابچہ شروع کر یں میں نے یہ کتابچہ پڑھا ہے اس
میں یہی ہے جس کی میں نے مختصر سی تلخیص بیا ن کر دی ہے سب سے پہلے
بنیادی با ت یہ ہے کہ یہاں سے آج یہ عہد کر کہ جا ئیں کہ جب تک ہم اپنی
اصلاح نہیں کر یں گے ہماری کسی بات کا کسی کے اوپر بھی اثر نہیں ہو گا اگر
ہماری اپنی اصلاح ہو گئی تو ا س میںآپ ایک بات کہیں گے بچے خود بخود ہی
قبول کر لے گا ۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور ناصر ہو خدا حافظ۔ اختتام۔